بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۰	۴ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش	۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ	۴ جون ۱۹۴۲ء	نمبر ۱۲۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹر رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو بال توڑ کی وجہ سے بے چینی کی جو تکلیف ہے۔ وہ ابھی رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔

جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور خارجہ اور جناب مولوی [illegible] صاحب ایم اے لاہور تشریف لے گئے۔ سید بشیر احمد صاحب [illegible]

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

دنیا میں فساد کا موجب مذہب نہیں بلکہ لامذہبیت ہے

[illegible] جواہر لال صاحب نہرو ہندوستان کے مشہور سیاسی لیڈر ہیں۔ اور اس ضمن میں ان کی خدمات قابلِ قدر ہیں لیکن بدقسمتی سے آپ مذہب بلکہ خدا کے بھی منکر ہیں۔ مئی کے آخری ہفتہ میں آپ نے لاہور کی ایک نو آبادی پریت نگر میں جس کی بنیاد غالباً مذہبی حدود سے آزاد رہنے والوں نے رکھی ہے۔ ایک تقریر کی جس میں اس امر پر اظہارِ اطمینان کیا۔ کہ "پریت نگر میں کوئی گوردوارہ۔ مندر یا مسجد تعمیر نہیں کی گئی"۔ نیز کہا۔ کہ "ایک بات بالکل صاف ہے۔ کہ ہندوستان کی بہت سی فرقہ وارانہ مشکلات مندروں۔ مسجدوں اور گوردواروں سے پیدا ہوئیں جو خدا کا گھر سمجھی جاتی تھیں"۔ لیکن پنڈت جی کا یہ خیال واقعات کے سراسر خلاف ہے۔ اور حیرت ہے۔ کہ ان جیسا وسیع مطالعہ اور معلومات رکھنے والا انسان ہندوستان کی فرقہ وارانہ مشکلات کو عبادت گاہوں کے وجود سے کیونکر وابستہ کر سکتا ہے اگر دنیا میں بالخصوص دنیا کے ان مقامات میں جہاں مذہب کو کوئی نمایاں اہمیت حاصل نہیں۔ اور جہاں عبادت گاہوں سے عوام کا تعلق مضبوط نہیں۔ بالکل امن وامان ہوتا اور مختلف طبقات انسانی میں باہمی کشمکش مفقود نظر آتی۔ تو ہندوستان کی فرقہ وار مشکلات اور فسادات کو اس ملک کے لوگوں کی عبادت گاہوں کے ساتھ عقیدت سے منسوب کیا جا سکتا تھا۔ لیکن جب واقعات اور مشاہدات سے یہ امر ثابت نہیں۔ تو یہ نظریہ کیونکر درست قرار دیا جا سکتا ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ یورپ کی زندگی میں آج عبادت گاہوں کو کوئی خاص وقعت حاصل نہیں۔ لوگوں کو بالعموم مذہب سے کوئی خاص دلچسپی نہیں۔ اور اگر کہیں کوئی لگاؤ نظر بھی آتا ہے۔ تو برائے نام۔ لیکن کیا وہاں امن وامان ہے۔ اور فرقہ وارانہ مشکلات کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ یورپ میں اس وقت جو قیامت برپا ہے۔ اس کی نظیر تاریخ عالم میں کہیں نظر نہیں آتی۔ بنی نوع انسان کے خون کی یورپ میں ارزانی بے مثال ہے۔ اور وہ تباہی آ رہی ہے۔ کہ الامان والحفیظ۔ ہندوستان کی فرقہ وارانہ مشکلات کی ان کے سامنے کوئی حقیقت ہی نہیں۔ پھر اس نظریہ کو کیونکر درست تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ باہمی فسادات کا موجب مذاہب اور عبادت گاہیں ہیں۔

واقعہ یہ ہے۔ کہ دنیا میں فرقہ وارانہ مشکلات۔ بدامنی۔ فسادات اور ہولناک جنگوں کا منبع مذہب یا مذہبی مقامات نہیں۔ بلکہ انسانوں کی مذہب سے بیگانگت ہے۔ یورپ کی مثال ہی لے لیں۔ وہاں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی بنیاد مذہب پر نہیں۔ بلکہ لامذہبیت پر ہے۔ ایک قوم دوسری قوم کو زیر کرنا چاہتی ہے۔ اور اس کے ذرائع اور وسائل سے خود مستفید ہونا اپنا حق سمجھتی ہے۔ ایک ملک اپنے لئے ایک نظام تجویز کرتا ہے۔ اور پھر کوشش کرتا ہے۔ کہ اسے تمام دنیا یا کم سے کم اپنے گردوپیش کے ممالک پر فوراً ہی مسلط کر دے۔ ہر ملک کے لیڈر اپنے خیالات اور نظریات کو بہترین قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ان کے سوا کسی اور نظریہ کا وجود دنیا میں ناقابلِ برداشت ہے۔ اور یہی چیز تمام فسادات و مشکلات کا موجب ہے مذہب کو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ اور اس کی طرف سے رہنمائی کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ اس نفسا نفسی کے نتیجہ میں وہ تمام فسادات رونما ہو رہے ہیں جنہوں نے اس دنیا کو بدترین جہنم کا نمونہ بنا رکھا ہے۔ اگر لوگ خدا کے قائل ہوتے۔ اس کو اپنی مشکلات اور مصائب کے وقت ملجا و ماویٰ سمجھتے۔ ہر موقعہ پر اسی کی طرف رہنمائی کے لئے دیکھتے۔ تو یہ حالات کبھی نہ پیدا ہو سکتے۔ اور اب بھی دنیا میں اس وقت حقیقی امن وامان قائم ہو گا جب لوگ اپنے خیالات اور نظریات کو نظر انداز کر کے اس قانون کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں گے۔ جو ان کے پیدا کرنے والے نے ان کے لئے تجویز کیا ہے۔ انسانی خیالات اور منصوبے ہی تمام فساد کی جڑ ہیں۔ اور جب تک ان کو نظر انداز کر کے حقیقی خالق و مالک کے آستانہ پر دنیا نہ آ گرے گی۔ اس کی مشکلات کا کبھی خاتمہ نہ ہو گا۔

مختصر یہ ہے۔ کہ جب تک دنیا میں یہ ذہنیت موجود ہے۔ کہ انسانی زندگی کو کامیاب بنانے کی راہ انسان کو خود تجویز کرنا چاہیئے۔ اس وقت تک فسادات کبھی ختم نہ ہوں گے۔ آج اگر جرمنی کو شکست ہو گئی۔ تو کل کوئی اور دیو پیدا ہو جائے گا۔ جو دنیا کو نگل جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہو گا۔ اور پھر وہ نئے فساد ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی ملک اپنے حالات کے پیش نظر کسی وقت فساد میں نہ بھی الجھنا چاہے گا۔ تو ہمسایہ ممالک کی حرص و آز کی آتش اسے چین نہ لینے دیگی۔ اور ضرور مجبور کر کے رکھ دے گی جیسا کہ اس وقت روس کے ساتھ ہوا ہے۔ روس کسی مذہب کا پابند نہیں۔ نہ وہاں کے لوگوں کو عبادت گاہوں سے کوئی واسطہ ہے۔ لیکن پھر بھی اسے جو مشکلات اور مصائب درپیش ہیں۔ وہ مشکل ہی کسی کو پیش آئی ہوں۔ ہٹلر کی اندھا دھند ہوس ملک گیری نے اسے چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ اور اس پر چڑھائی کر دی۔ اس کی لامذہبیت بلکہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار۔ اور مذہبی اداروں و عبادت گاہوں سے کلیۃً بیگانگت اس کے کسی کام نہ آئی۔ اور اسے جنگ کی ہلاکت خیزیوں سے نہ بچا سکی۔ اور اگر خود تھوڑی دیر کے لئے [illegible] تو دوسروں کے [illegible] اسے میدان جنگ میں اترنا پڑا۔

پس ان حالات میں دنیا یا کسی خاص ملک میں انسانوں کی باہمی کشمکش اور آویزش کو مذہب یا مذہبی اداروں کی طرف منسوب کرنا صریح بے انصافی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس وقت دنیا میں جو مذاہب پائے جاتے ہیں۔ سوائے اسلام کے باقی سب ایسے ہیں جن میں لوگوں نے ذاتی خیالات اور اعمال و عواطف کو داخل کر کے۔ ان کی وہ شکل نہیں رہنے دی۔ جو ان کے خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے کے وقت تھی۔ اور اس وجہ سے ان کی قوت قدسیہ اور عوام پر گرفت کی اہلیت میں کمی آگئی ہے۔ اور اس پر مزید آفت یہ پڑی ہے۔ کہ لوگوں نے اس قدر ان کو کمیانقہ کبھی اپنی وابستگی اور لگاؤ کو انتہائی طور پر کمزور کر دیا۔ ہندوستان میں ہی دیکھ لیں۔ کونسا مذہب ہے جس کے ساتھ اس کے ماننے والوں کا تعلق اس معیار کے مطابق ہے جو بندے کا اپنے خالق کے فرمان اور اس کے تجویز کردہ رستہ کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اس صورت میں اگر باہمی کشمکشوں میں اضافہ ہو۔ تو بجائے اسے مذہب سے دوری اور مذہبی اداروں سے بے تعلقی کا نتیجہ سمجھنے کے مذہب کی طرف منسوب کرنا بالکل نامناسب ہے۔

ایک طرف تو دنیا کے مدبر جس رنگ میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہمارے سامنے ہے۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے دنیا پر رحم کر کے اس کی ہدایت کے سامان پیدا کئے ہیں۔ اور ایک انسان کو مبعوث فرمایا ہے۔ تا عذابوں اور مصیبتوں میں مبتلا انسانوں کو اس حقیقی چشمۂ راحت کی طرف کھینچ کر لے آئے۔ جہاں ان کے دکھوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ دنیا کی حکومتوں کے پاس بے انداز دولت اور بے شمار اسلحہ جنگ ہے جس سے وہ کام لے کر اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان مادی سامانوں پر نظر رکھنے والوں کو اس تحریک میں آج وہ قوت نظر نہیں آتی۔ جو ان تمام پر ایک نہ ایک دن غالب آجائے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے حیرت انگیز کاموں سے آگاہی رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ [illegible] تکیہ کرنے والوں پر عنقریب ان کی بے ثباتی۔ اور ان کا بیکار ہونا واضح ہو جائے گا۔ اور وہ سمجھ لیں گے۔ کہ فلاح کا وہ رستہ نہیں جو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے اور پھر وہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے پر مجبور ہوں گے۔ اور اسی وقت دنیا میں حقیقی امن و امان قائم ہو گا۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل احباب ۱۶ اپریل سے ۲۶ اپریل ۱۹۴۲ء تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

- ۹۹۲۔ ایم منیر الدین صاحب دوا (بنگال)
- ۹۹۳۔ ایم محمد سبحان صاحب ،،
- ۹۹۴۔ میاں عبد الرشید صاحب ،،
- ۹۹۵۔ Mr. Raihuneesa
- ۹۹۶۔ راجہ خاتون صاحبہ ٹپر (بنگال)
- ۹۹۷۔ میاں رشید زمان صاحب ،،
- ۹۹۸۔ منصورہ خاتون صاحبہ ،،
- ۹۹۹۔ میاں ایم مولا بخش صاحب ،،
- ۱۰۰۰۔ میاں رمضان علی صاحب ،،
- ۱۰۰۱۔ امان اللہ خان صاحب ،،
- ۱۰۰۲۔ ایم بی آفتاب النساء خاتون صاحبہ ،،
- ۱۰۰۳۔ میاں افضل الحق صاحب ،،
- ۱۰۰۴۔ ایم اسی[illegible] سفینہ خاتون صاحبہ ،،
- ۱۰۰۵۔ آمنہ خاتون صاحبہ ،،
- ۱۰۰۶۔ سارہ بیگم صاحبہ ،،
- ۱۰۰۷۔ سندر صاحب گورداسپور
- ۱۰۰۸۔ زولیخا صاحبہ ،،
- ۱۰۰۹۔ منظور احمد صاحب ،،
- ۱۰۱۰۔ مقبول احمد صاحب ،،
- ۱۰۱۱۔ شریفاں بی بی صاحبہ ،،
- ۱۰۱۲۔ نذیراں بی بی صاحبہ ،،
- ۱۰۱۳۔ محمد صادق صاحب ،،
- ۱۰۱۴۔ نذیر احمد صاحب ولد نندا
- ۱۰۱۵۔ سردار احمد صاحب ،،
- ۱۰۱۶۔ برکت بی بی صاحبہ ،،
- ۱۰۱۷۔ نذیر احمد صاحب ولد مہر الدین صاحب ،،
- ۱۰۱۸۔ مہر محمد صاحب ،،
- ۱۰۱۹۔ حکم دین صاحب ،،
- ۱۰۲۰۔ شاہ محمد صاحب ،،
- ۱۰۲۱۔ عطا محمد صاحب ،،
- ۱۰۲۲۔ شریف احمد صاحب ،،
- ۱۰۲۳۔ رفیق احمد صاحب گورداسپور
- ۱۰۲۴۔ دین محمد صاحب ،،
- ۱۰۲۵۔ مہر الدین صاحب ،،
- ۱۰۲۶۔ نواب بی بی صاحبہ ،،
- ۱۰۲۷۔ جان محمد صاحب ،،
- ۱۰۲۸۔ محمد صادق صاحب ،،
- ۱۰۲۹۔ غلام قادر صاحب ،،
- ۱۰۳۰۔ صاحباں بی بی صاحبہ ،،
- ۱۰۳۱۔ بشیر احمد صاحب ،،
- ۱۰۳۲۔ سید محمد یوسف صاحب شاہجہانپور
- ۱۰۳۳۔ عمر دین خان صاحب بالاسور اڑیسہ
- ۱۰۳۴۔ حسن بیگم صاحبہ فیروزپور
- ۱۰۳۵۔ رحمت علی صاحب ہوشیارپور
- ۱۰۳۶۔ عبد الحفیظ خان صاحب لاہور
- ۱۰۳۷۔ عبد الرحمٰن صاحب ڈھاکہ بنگال
- ۱۰۳۸۔ مجیدہ خاتون صاحبہ کٹک
- ۱۰۳۹۔ جاگاں صاحبہ گورداسپور
- ۱۰۴۰۔ حسین محمد [illegible] لاہور
- ۱۰۴۱۔ سلیمان خان صاحب۔ نالیسر
- ۱۰۴۲۔ مسعود احمد صاحب [illegible] اوناؤ
- ۱۰۴۳۔ محمد عبد اللہ صاحب میانوالی
- ۱۰۴۴۔ غلام فاطمہ صاحبہ گوجرانوالہ
- ۱۰۴۵۔ اکبر علی صاحب سیالکوٹ
- ۱۰۴۶۔ سرداراں بی بی صاحبہ ،،
- ۱۰۴۷۔ برکت علی صاحب ،،
- ۱۰۴۸۔ رحیم بخش صاحب ،،
- ۱۰۴۹۔ ہدایت بی بی صاحبہ ،،
- ۱۰۵۰۔ رمضان محمد صاحب ،،
- ۱۰۵۱۔ رمضان بی بی صاحبہ ،،
- ۱۰۵۲۔ عنایت بی بی صاحبہ ،،
- ۱۰۵۳۔ سعید احمد صاحب مبین سنگھ
- ۱۰۵۴۔ خدا بخش صاحب شاہجہانپور
- ۱۰۵۵۔ ارشاد بیگم صاحبہ لائل پور
- ۱۰۵۶۔ محمد صاحب۔ جھنگ
- ۱۰۵۷۔ محمد عبد الرحمٰن صاحب۔ ٹپرہ
- ۱۰۵۸۔ محمد عبد المالک صاحب ،،
- ۱۰۵۹۔ نواب صاحب سیالکوٹ
- ۱۰۶۰۔ اصغری بیگم صاحبہ ہمیرپور
- ۱۰۶۱۔ محمد شفیع صاحب سرگودھا
- ۱۰۶۲۔ عبد الغفور صاحب۔ گورداسپور
- ۱۰۶۳۔ رشید بیگم صاحبہ ،،
- ۱۰۶۴۔ جمال الدین صاحب ،،
- ۱۰۶۵۔ جان بی بی صاحبہ ،،
- ۱۰۶۶۔ غلام رسول صاحب ،،
- ۱۰۶۷۔ تاج بی بی صاحبہ ،،
- ۱۰۶۸۔ مہر دین صاحب ،،
- ۱۰۶۹۔ حاکم بی بی صاحبہ ،،
- ۱۰۷۰۔ حنیفہ صاحبہ ،،
- ۱۰۷۱۔ شریفہ صاحبہ ،،
- ۱۰۷۲۔ دوست محمد صاحب ہمزارہ
- ۱۰۷۳۔ احمد حسن خان صاحب۔ پٹیالہ
- ۱۰۷۴۔ پیر غلام نبی شاہ صاحب اسلام آباد کشمیر
- ۱۰۷۵۔ مصری بی بی صاحبہ۔ لوہری
- ۱۰۷۶۔ محمد بی بی صاحبہ۔ گوجرانوالہ
- ۱۰۷۷۔ الجنہ بی بی صاحبہ ،،
- ۱۰۷۸۔ عبد الرحمٰن صاحب ہمیرپور یوپی
- ۱۰۷۹۔ احمدی خاتون صاحبہ ،،
- ۱۰۸۰۔ فاطمہ بیگم صاحبہ ،،
- ۱۰۸۱۔ حاکم خان صاحب۔ گجرات
- ۱۰۸۲۔ سید غوث قادری صاحب کرنول (دکن)

درخواستہائے دعا

(۱) شیخ عبد العزیز صاحب اوکاڑہ کی اہلیہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ نیز ان کا لڑکا فضل الٰہی بیمار ہے (۲) بشیر احمد صاحب ساکن بخشی غلام نبی میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں (۳) محمد حسین صاحب سٹاف سارجنٹ کولمبو سیلون کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز وہ خود ایک پر خطر مقام میں ہیں (۴) شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بیمار اور نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ایک احمدی نوجوان کی خوشکن کامیابی

لبانق (امریکہ) ۲۸ مئی بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جناب بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کے فرزند مہتہ عبد الخالق صاحب قادیانی۔ جو عرصہ اڑھائی سال سے امریکہ میں انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مقیم ہیں۔ انہوں نے بی۔ ایس۔ سی (جیالوجی) کا امتحان اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاس کر لیا ہے۔ اور اب عملی ٹریننگ کے لئے چھ ہفتہ کا کورس مکمل کریں گے۔ تار سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مہتہ صاحب نے اپنی مالی مشکلات کو دیکھتے ہوئے قریباً ساڑھے چار سو روپیہ ماہوار پر کچھ وقت جیالوجی کے لئے دیدیا ہے۔ ممکن ہے انہیں پٹرولیم انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے کچھ وقت امریکہ میں اور ٹھہرنا پڑے۔ جناب بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ عزیز موصوف کو تعلیم دلانے کے لئے بہت زیادہ مشکلات برداشت کر رہے ہیں۔ وہ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ عزیز کی شاندار کامیابی۔ اور نیکی اور تقویٰ نیز صحت اور بخیر مراجعت وطن کیلئے دعا فرماتے رہیں۔

شکریہ احباب

میں ان بزرگوں اور دوستوں کا جنہوں نے کثرت سے بذریعہ خطوط عزیز رفیق احمد کی وفات پر اظہار افسوس کیا کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نیز ان بزرگوں اور بھائیوں کا بھی جو خاکسار کے غریب خانہ پر آ کر مجھ سے ہمدردی کرتے رہے۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں۔ مولیٰ کریم ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے نعم البدل بخشے۔ خاکسار ظہور حسین قادیانی

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات سید میر عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۹)

۱۸۸۹ء میں سلسلہ بیعت لدھیانہ سے شروع ہوا۔ بیعت کا جب اذن ہوا۔ تو پہلے ایک رجسٹر بیعت بنایا گیا۔ جس کی پیشانی پر یہ لکھا گیا "بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت" اس کے نیچے نقشہ دیا گیا۔ جس میں بیعت کنندہ کا نام۔ ولدیت۔ سکونت وغیرہ لکھی جاتی۔ پہلے روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک کوٹھڑی میں جا بیٹھے۔ اور فرما گئے۔ کہ ایک ایک آدمی بیعت کیلئے آئے۔ اسوقت اندازاً ۵۰-۶۰ آدمی تھے۔ اس موقعہ پر اصرار ہوا۔ کہ پہلے کون جائے۔ حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے میر عباس علیشاہ صاحب سے فرمایا کہ آپ جائیں۔ آپ پہلے معاون ہیں۔ لیکن میر صاحب نے کہا کہ نہیں حضرت پہلے آپ جائیں۔ آپ عالم ہیں۔ چنانچہ اول نمبر حضرت مولوی صاحب موصوف تشریف لے گئے۔ دوسرے نمبر پر میر عباس علیشاہ گئے تیسرے نمبر میں نے جانیوالا تھا۔ لیکن میر صاحب نے مجھے قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم کے ہاں بھیج دیا۔ کہ اطلاع دو۔ بیعت شروع ہوگئی ہے۔ جب ہم واپس آئے تو اس وقت تک سات آدمی بیعت ہو چکے تھے۔ آٹھویں نمبر پر قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم بیعت ہوئے۔ اور نویں نمبر پر میں نے بیعت کی۔ جب میری بیعت ہو چکی۔ تو حضرت صاحب نے کسی اور کو بھیجنے کے لئے کہا۔ اسوقت اتفاقاً چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ آ چکے تھے ہم نے ان کو بھیجدیا۔ اس وقت اندر ایک ہی آدمی جاتا اور دروازہ بند ہو جاتا کچھ عرصہ بیعت کا سلسلہ یوں ہی جاری رہا۔ ایک نواب محمود علی خان صاحب جو ججھر خاندان میں سے تھے۔ ان کو بھی میں نے بیعت کرائی۔ وہ کہنے لگے کہ بیعت کیلئے جاتے وقت میں مٹھائی لے جاؤنگا چنانچہ انہوں نے مٹھائی لے جا کر بیعت کی۔ جب بیعت کنندگان کی کثرت ہوئی۔ تو پھر خطوط کے ذریعہ بھی اور کھلے طور پر بھی بیعت لی جانے لگی۔

(۱۰)

۱۸۹۱ء میں جب حضورؑ نے دعویٰ مسیحیت کیا۔ اور حضور کے تصنیف کردہ رسالے "فتح اسلام" و "توضیح مرام" لدھیانہ آئے تو شور پڑ گیا۔ کئی لوگ میر عباس علیشاہ صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ لو میر صاحب اب تو مرزا صاحب امام مہدی و عیسیٰ بن گئے۔ میر صاحب نے کہا۔ کہ مجھے تو کچھ خبر نہیں۔ یہ رسالے میرے پاس نہیں آئے۔ اُدھر حضرت اقدس دعویٰ کے معاً بعد لدھیانہ مع خدام کے تشریف لائے۔ سٹیشن سے اترتے ہی سیدھے ہمارے مکانوں کی طرف میر صاحب کی عیادت کے لئے آئے۔ کیونکہ وہ ان دنوں بیمار تھے۔ اس وقت میں اتفاقاً گھر سے باہر نکلا۔ کہ اپنے محلہ صوفیاں کی مسجد کے کونہ پر حضور کو دیکھا میں نے پلٹ کر میر صاحب کو اطلاع دی وہ فوراً استقبال کے لئے اُٹھے۔ اور حضور کو اندر لے آئے۔ معمولی مزاج پُرسی کی باتیں ہوئیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ہم نے محلہ اقبال گنج میں مکان لیا ہے۔ آپ وہاں آیا کریں۔ اس وقت دعوے کے متعلق بات چیت نہیں ہوئی لیکن شہر میں شور مچا ہوا تھا۔ میر صاحب آتے جاتے رہے۔ لیکن مخالفت کا سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔ مولوی صاحبان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تحریری بحث پر آمادہ ہوگئے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مد مقابل تھے۔ جس کے بارہ میں حضرت صاحب نے خود فرمایا۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب نام کے مولوی نہیں۔ بلکہ اسی کا کام تھا۔ جو میرے مقابل پر آیا۔ پنجاب میں یہ ایک عالم ہے۔ چنانچہ تحریری بحث قرار پائی۔ حضرت اقدس اکیلے تھے۔ اور دوسری طرف بہت سے علماء۔ بحث شروع ہوگئی۔ حضور ایک طرف بخاری رکھ لیتے۔ مگر دیکھتے نہ تھے۔ برجستہ قلم برداشتہ لکھتے تھے۔ تحریری سوال و جواب شروع ہوگئے۔ جب مضمون تیار ہو جاتا۔ تو پڑھ کر سنا دیا جاتا۔ حضور کی مدد پر سوائے اللہ کے اور کوئی نہ تھا آپکی باری جب آتی۔ تو جھٹ کاغذ پر شکن ڈالا اور لکھنا شروع فرما دیا۔ اور ختم کرتے ہی سنوا دیا اور پر بڑی مشکل سے مضمون تیار کیا جاتا تھا۔ کوئی معاون مولوی حدیث ڈھونڈ رہا ہے۔ کوئی کچھ اور بڑی دقت سے مولوی صاحبان مضمون تیار کر کے سناتے۔ چند روز بعد مولویوں نے عذر کیا۔ کہ ہم آپکے مکان پر آتے ہیں۔ آپ ہمارے مکان پر کیوں نہیں آتے جسے حضور نے منظور فرمایا۔ چنانچہ مولوی محمد حسن صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کے ہاں (جہاں مولوی محمد حسین صاحب ٹھہرا کرتے) حضور پیدل تشریف لے جاتے۔ مولوی محمد حسن صاحب حضور کے عقیدت مند بھی ہوگئے۔ یہاں بھی خدا تعالیٰ نے حضور کو فتح دی۔ اور مولوی مغلوب ہوئے۔ ایک مسئلہ حدیث تھی جس کو اہلحدیث وغیرہ مانتے تھے۔ وہ حضور نے اپنے مضمون میں لکھی۔ اس پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اعتراض کیا کہ یہ صحیح نہیں۔ اگر صحیح ہو۔ تو میری دونوں عورتوں پر طلاق۔ حالانکہ ان کے ساتھی جانتے تھے کہ یہ صحیح بخاری میں موجود ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضور کو مبارکباد دی اور کہا کہ یہ غلط کہتے ہیں یہ حدیث ہے۔ اور پھر عورتوں نے کیا قصور کیا ہے۔

(۱۱)

حضرت اقدس کی سواری کے لئے ایک صاحب میراں بخش صاحب اکونٹنٹ محکمہ نہر نے اپنی ٹمٹم پیش کی لیکن حضور نے انکار کر دیا۔ اور فرمایا۔ ہم پیدل ہی جائیں گے جس راستہ سے حضور گزرتے۔ ہندو تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ اور کہتے کہ کس قدر نورانی چہرہ ہے مسلمان کیوں ان کے مخالف ہوگئے۔ آخری دن جب حضور محلہ اقبال گنج پہونچے۔ تو مخالفین نے اشتہار دے دیا۔ کہ مرزا صاحب قادیانی بھاگ گئے۔ درآنحالیکہ آپ فتح یاب ہو کر گھر تشریف لائے تھے

(۱۲)

محرم بھی قریب تھا۔ پولیس کپتان اور ڈپٹی کمشنر لدھیانہ نے باہمی تجویز کی کہ ایسا نہ ہو اس مباحثہ کے نتیجہ میں فساد ہو جائے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد حسین بٹالوی کو لدھیانہ سے رخصت کرنے کے لئے ڈپٹی دلاور علی صاحب اور کرم بخش صاحب تھانیدار مقرر کئے گئے۔ پہلے وہ مولوی محمد حسین صاحب کے پاس گئے اور انہیں لدھیانہ سٹیشن پر لے جا کر روانہ کرآئے پھر وہ حضور کے پاس آئے۔ اور آ کر ادب سے باہر کھڑے رہے پہلے اطلاعیابی کے لئے ایک سپاہی کو بھیجا۔ اس وقت حضرت صاحب کے پاس حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی، غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی میر عباس علی شاہ صاحب اور یہ خاکسار بیٹھے تھے جب سپاہی نے اطلاع دی کہ ڈپٹی دلاور علی صاحب باہر کھڑے ہیں۔ حضور سے تخلیہ میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ تو حضور نے ہم خدام سے باہر چلے جانے کے لئے فرمایا۔ اور سرکاری نمائندوں کو اندر بلوا لیا۔ ۳۰ منٹ کے قریب اندر رہے۔ پھر باہر آئے۔ اور ہم اندر چلے گئے۔ دریافت کرنے کے بعد حضور نے ڈپٹی کمشنر لدھیانہ کا پیغام سنایا اور بتایا۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو تو رخصت کر آئے ہیں۔ اور مجھے بھی پیغام دیا ہے۔ میں نے کہہ دیا ہے۔ بہت اچھا۔ ہمارا لدھیانہ میں کیا رکھا ہے۔ چلے جائیں گے۔ لیکن سردست ہم سفر نہیں کر سکتے۔ ہمارے بچوں کی صحت اچھی نہیں۔ اس پر ڈپٹی دلاور علی صاحب نے جواب دیا۔ کہ میرا ایک عرصہ سے حضور کی زیارت کو دل چاہتا تھا۔ اچھا ہوا۔ خدا نے ایسا اتفاق پیدا کر دیا۔ کہ مجھے زیارت کا موقعہ مل گیا۔ میں ڈپٹی کمشنر سے خود بھی کہوں گا۔ یہ کہکر وہ چلے گئے۔ حضور اتنا بتا کر اندر تشریف لے گئے اور ایک پرچہ بنام ڈپٹی کمشنر لکھ کر لے آئے۔ اور غلام قادر صاحب فصیح کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لئے دیا۔ کہ اس کو مع نقول اسناد خاندانی (جو شحنہ حق میں چھپی ہوئی ہیں) بھیجدیں۔ اس وقت میں اور میر عباس علی شاہ صاحب گھر واپس آ گئے تھے۔ ابھی ہم گھر پہونچے ہی تھے۔ کہ پیرا نامی حضور کا خادم مجھے بلانے کے لئے آگیا چونکہ غلام قادر صاحب فصیح نے کہا تھا۔ کہ ترجمہ میں کرتا ہوں۔ لیکن میر عنایت علی شاہ صاحب کا خط عمدہ ہے۔ اس لئے نقل وہ کردیں۔ حضور نے فوراً مجھے طلب فرمایا۔ اور میں اسی وقت پہنچ گیا غرضکہ وہ چٹھی معہ نقول اسناد جب مسٹر چیوٹس ڈپٹی کمشنر لدھیانہ کے پاس پہونچی۔ تو اس نے اُسی وقت سپرنٹنڈنٹ ضلع میر منصب علی شاہ صاحب کے (جو میرے ہم زلف تھے) حوالہ کر دی۔ اور کہا۔ کہ مرزا صاحب مولوی نہیں ہیں۔ وہ ایک رئیس ہیں۔ اسی وقت جواب دیا جائے کہ جب تک مرزا صاحب کا دل چاہے لدھیانہ میں ٹھہر [illegible] جس پر میر صاحب مذکور نے سرکاری طور سے چٹھی لکھی۔ اور حضرت اقدس لدھیانہ میں ٹھہرے رہے۔ دیگر روایات و بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ڈپٹی کمشنر کو چٹھی بھجوا کر چند روز کے لئے امرتسر تشریف لے آئے تھے۔ اور ڈپٹی کمشنر کا جواب حضور کو امرتسر پہونچتے ہی مل گیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ "آپ کو لدھیانہ میں ٹھہرنے کے وہی حقوق حاصل ہیں۔ جیسے کہ دیگر رعایا تابع قانون سرکار [illegible]

خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ یقین انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے

بعثت رسول کریمؐ سے قبل کی حالت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ والا صفات اس قدر جامع کمالات وفضائل ہے کہ انسان آپ کی زندگی کے جس پہلو پر بھی نظر دوڑائے۔ وہ سورج سے زیادہ درخشاں اور چاند سے زیادہ دلکش دکھائی دیتا ہے آپ ایسے وقت میں مبعوث ہوئے۔ جبکہ تمام دنیا پر بدیوں اور برائیوں کے لحاظ سے تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ انسان بہائم سے بدتر ہو چکے تھے۔ نیکی عنقاء تھی۔ اہل مذاہب اور غیر اہل مذاہب سب روحانیت سے تہیدست ہو چکے تھے۔ خدائے واحد کی عبادت کی جگہ اصنام و احجار کی پرستش نے لے لی تھی۔ اللہ تعالےٰ کو کارساز حقیقی سمجھنے کی بجائے کوئی لات کو اپنا معطی سمجھتا۔ تو کوئی ہبل کو۔ قدم قدم پر چلنے والا ٹھوکریں کھاتا چپہ چپہ اسے تاریک دکھائی دیتا۔ منزلِ مقصود کسی کو دکھائی نہ دیتی۔ اور دکھائی بھی کیسے دیتی جبکہ کوئی مشعل روشن نہ تھی۔ کوئی چراغ جلتا نظر نہیں آتا تھا۔ ایک اندھا اندھے کو کیا راہ دکھا سکتا ہے۔ اور جو خود ہی جاں بلب ہو۔ وہ دوسرے کو کیسے زندگی بخش سکتا ہے۔ تمام دنیا اسی حالت میں تھی اور عرب و عجم پر ظلمت اپنا ڈیرہ جما چکی تھی

بعثت رسول کریم صلعم

یکایک ایک نور فاران کی چوٹیوں پر سے ظاہر ہوا۔ اور اس نے ظلمت کو پاش پاش کرنا شروع کر دیا۔ شپرہ چشم لوگوں نے چاہا۔ کہ اس نور کا مقابلہ کریں۔ اسے پھیلنے سے روک دیں۔ مگر اس نور کے پس پردہ خدائے قادر و ذوالجلال جلوہ فگن تھا۔ اس کی طاقت اور قوت کا ایک بے بس انسان کس طرح مقابلہ کر سکتا ہے۔ وہ نور پھیلا مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی۔ شمال میں بھی اور جنوب میں بھی پھر یہ نہیں ہوا۔ کہ وہ نور ایک دفعہ پھیل کر ختم ہو گیا۔ بلکہ وہ عرب سے نکلا اور اس نے دنیا کے کونے کونے کو منور کر دیا۔ پھر صرف اس وقت کی دنیا کو ہی اس نے بقعۂ نور نہیں بنایا۔ بلکہ خدا نے فیصلہ کر دیا۔ کہ قیامت تک اس نور سے تمام دنیا مستفیض ہوتی رہے گی۔ یہ نور جو عرب میں ظاہر ہوا۔ اور پھر تمام عالم پر چھا گیا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود تھا۔ آپ کی بعثت کی برکات میں سے ایک بہت بڑی برکت یہ ہے۔ کہ آپؐ نے دنیا کو خدا تعالےٰ کی محبت کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا۔ اور ان کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی ہستی پر زندہ یقین پیدا کر دیا۔ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ہستی وراء الوراء ہے۔ وہ مادی آنکھوں سے نظر نہیں آ سکتی اسی وجہ سے دہریہ خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین نہیں رکھتے۔ وہ اسے انسانی توہمات کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ یا زیادہ سے زیادہ بعض فلسفی کہہ دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا عقیدہ تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا اتنا اثر ضرور ہے۔ کہ انسان گناہوں پر دلیر نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت ایسے خیالات اسی بات کا نتیجہ ہیں۔ کہ لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی ہستی پر یقین نہیں ہوتا۔ وہ رسمی طور پر تو خدا تعالےٰ کو مانتے ہیں۔ مگر انکے دل منکر ہوتے ہیں۔

زندہ ایمان اور زندہ یقین

جب انسانی قلوب کی یہ کیفیت ہو۔ تو اسے اللہ تعالےٰ کے انبیاء کے سوا اور کوئی بدل نہیں سکتا۔ وہی ہیں جو رسمی ایمان کو حقیقی ایمان سے بدل دیتے۔ اور خدا تعالےٰ کی ہستی پر زندہ یقین پیدا کرتے ہیں۔ اور یہ زندہ یقین تازہ نشانات و معجزات کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا انبیاء علیہم السلام بالکل مخالف حالات میں جب پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ اور پھر وہ پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ تو جہاں مومنوں کے ایمان تازہ ہوتے ہیں۔ وہاں غیر مومن بھی اللہ تعالےٰ کی قدرت اور اس کے جبروت کا نقشہ دیکھ لیتے ہیں۔ اور ان کو بھی اللہ تعالےٰ کی ہستی کا یقین آنے لگ جاتا ہے۔

رسول کریمؐ کے نشانات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کا یقین پیدا کرنے کے لئے کئی قسم کے نشانات و معجزات دکھائے۔ مثلاً آپ کا سب سے بڑا معجزہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو ایک ایسی کتاب دی۔ جو اپنی ہر شان میں بے مثال ہے اور جس کی نظیر دنیا کی کوئی طاقت پیش کرنے پر قادر نہیں۔ اللہ تعالےٰ اس عظیم الشان نشان کا قرآن کریم میں ان الفاظ میں ذکر فرماتا ہے کہ وان کنتم فی ریبٍ مما نزلنا علےٰ عبدنا فاتوا بسورۃٍ من مثلہٖ وادعوا شہداءکم من دون اللّٰہ ان کنتم صادقین۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔ یعنی اگر تمہیں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے میں شک ہے۔ جو میں نے اپنے بندے پر نازل کیا۔ تو تم اس جیسی ایک سورۃ ہی تیار کر کے دکھا دو۔ اور اس غرض کیلئے جس سے چاہو مدد لے لو۔ اور اگر تم ایسا نہ کر سکو۔ اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اور جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔ یہ معجزہ کس قدر عظیم الشان ہے۔ کہ تیرہ سو برس گزر گئے۔ مگر آج تک کوئی شخص ایسا نہیں ہوا۔ جو قرآن کریم کی اس تحدی کو توڑ سکے۔ حالانکہ اسلام کے بڑے بڑے دشمن ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے قرآن کریم کے خلاف گندے سے گندے اعتراض کئے ہیں۔ لیکن اس تحدی کو وہ بھی توڑ نہیں سکے اور اسطرح انہیں اپنے عمل سے اس بات کی شہادت دینی پڑی۔ کہ قرآن کریم فی الحقیقت اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس معجزہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فی الحقیقت قرآن شریف اپنی ذات میں ایسی صفات کاملہ رکھتا ہے۔ جو اسکو خارجیہ معجزات کی کچھ بھی حاجت نہیں۔ خارجیہ معجزات کے ہونے سے اس میں کچھ زیادتی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہونے سے کوئی نقص عائد حال نہیں ہوتا۔ اس کا بازار حسن معجزاتِ خارجیہ کے زیور سے رونق پذیر نہیں۔ بلکہ وہ اپنی ذات میں آپ ہی ہزارہا معجزات عجیبہ و غریبہ کا جامع ہے۔ جن کو ہر ایک زمانہ کے لوگ دیکھ سکتے ہیں۔ نہ یہ کہ صرف گذشتہ کا حوالہ دیا جائے۔ وہ ایسا ملیح الحسن محبوب ہے۔ کہ ہر ایک چیز اس سے مل کر آرائش پکڑتی ہے اور وہ اپنی آرائش میں کسی آمیزش کا محتاج نہیں ؎

ہمہ خوبان عالم را بزیور ہا بیارایند
تو سیمیں تن چناں خوبی کہ زیور ہا بیارائی

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۴)

دخانی عذاب کی پیشگوئی

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ بھی کیسا عظیم الشان ہے۔ کہ آپ نے اپنے دشمنوں کو یہ پیشگوئی سنا دی تھی کہ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم (پ ۲۵ ع ۱۴) کہ ایک بہت بڑا عذاب دخان کی صورت میں ظاہر ہونے والا ہے۔ جو تم لوگوں پر چھا جائے گا۔ اور جو خدا تعالےٰ کی طرف سے بڑا دردناک عذاب ہوگا۔ یہ پیشگوئی گو موجودہ جنگ میں زیادہ واضح طور پر پوری ہو رہی ہے۔ جبکہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بموں کی ایسی بارش برسائی جاتی ہے۔ کہ ان کی وجہ سے جگہ جگہ آگ کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں۔ اور دھوئیں کے بادل آسمان پر چھا جاتے ہیں۔ مگر بہرحال یہ اس زمانہ کے لئے بھی پیشگوئی تھی۔ چنانچہ جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے۔ سات برس تک کفار ایک ایسے شدید قحط میں مبتلا ہوئے۔ کہ لوگوں کو ہڈیاں تک پیس کر کھانی پڑیں۔ اور بھوک کی شدت کی وجہ سے ان کی آنکھوں کے آگے ایسا اندھیرا رہتا تھا کہ انہیں آسمان یوں معلوم ہوتا جیسے اس پر دھوئیں کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ہی اللہ تعالےٰ نے اس قحط کو دور کیا۔

حفاظت قرآنی کا معجزہ

پھر قرآن کریم کا آج تک اسی صورت میں محفوظ ہونا جس صورت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔ ایک بہت بڑا معجزہ اور اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ کے پورا ہونے کا ثبوت ہے۔ جو اس نے ان الفاظ میں فرمایا تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون۔ ہم نے ہی یہ قرآن اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

بے عیب زندگی کا معجزہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ بھی کیا کم ہے۔ کہ آپ نے تمام مخالفین کو چیلنج دیکر کہا کہ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہٖ افلا تعقلون۔ میں تم میں چالیس سال تک اپنی زندگی بسر کر چکا ہوں۔ اگر ہمت ہے۔ تو میری اس طویل زندگی پر کوئی ایک داغ تو ثابت کرو۔ مگر کیا مجال کہ کوئی عیب ثابت کر سکا ہو۔ یہ ایک بہت بڑا اخلاقی معجزہ ہے۔ جو دنیا کو دکھایا گیا۔

گولڈ کوسٹ میں تبلیغ احمدیت

گزشتہ تین ماہ میں ۲۱۲ گاؤں میں تبلیغ کی۔ یکصد لیکچر دیئے۔ نو ہزار سامعین ان تقاریر سے مستفید ہوئے۔ پچاس نو مبائعین سلسلہ عالیہ حقہ میں داخل ہوئے۔ خاکسار نے ماہ اکتوبر اور نومبر میں جماعتہائے گولڈ کوسٹ کالونی اور علاقہ اشانٹی کا دورہ کیا۔ جماعت میں تربیتی لیکچروں کے علاوہ متعدد مقامات پر پبلک لیکچر بھی دیئے۔ گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر علاقہ Wa کے احمدیوں پر مخالفین نے قاتلانہ حملہ کردیا۔ مجبوراً ہمارے احباب نے بھی دفاعی تدابیر عمل میں لانے کی کوشش کی۔ بالآخر حکومت کے افسروں نے حالات پر قابو پاکر ہر دو فریق پر تاوان ڈالا۔ جماعت Wa مرکز سے تقریباً پانچسو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور قریباً ہر سال وہاں کے غیر احمدی ہمارے دوستوں پر خونخوار حملہ کردیتے ہیں۔ لیکن باوجود شدت مخالفت کے وہاں جماعت بفضل خدا تعداد اور ایمان میں ترقی کر رہی ہے۔

۹، ۱۰ ر جنوری ۱۹۴۲ء بمقام Saltpond

ایک جنرل میٹنگ منعقد کی گئی۔ کالونی اور علاقہ اشانٹی کے دور دراز مقامات سے تین ہزار کے قریب احمدی احباب تشریف لائے۔ جماعت کے جملہ امور مثلاً تبلیغ تعلیم و تربیت اور مالی کوائف پر سیر کن بحث کی گئی۔ کام کے ہر شعبہ کے متعلق سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ ان سب کمیٹیوں کے فیصلہ جات کو جماعت کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور قرار پایا کہ جو جماعت ان فیصلہ جات کی پابندی نہ کریگی۔ اس سے تمام نمائندگان جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کے سامنے جواب طلب کیا جائیگا۔ ہر دو ایام میں خاکسار نے دو دو گھنٹہ لمبی تقریر میں جماعت کو فرائض منصبی سے آگاہ کیا۔ تیسرے دن Saltpond چیف کی خواہش پر خاکسار نے توحید باری تعالیٰ پر ایک پبلک لیکچر دیا۔ خدا کے فضل سے چیف بہت خوش ہوا۔ اور اختتام تقریر پر اس نے ایک گنی بطور ہدیہ میرے سامنے پیش کی یہ رقم اسی وقت دو غریب طلباء کے درمیان تقسیم کردی گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

نذیر احمد مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ

مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کے زیر اہتمام تبلیغی جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ دہلی نے ۲۴ ہجرت ۱۳۲۱ھش کو تمام دن انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کے علاوہ کناٹ پلیس نئی دہلی کے وسیع اور پُر رونق میدان میں ایک پبلک جلسہ منعقد کیا۔ مجلس نے سیکرٹری صاحب نئی دہلی میونسپل کمیٹی سے اس کے لئے تحریری اجازت حاصل کرکے سٹیٹسمین۔ ہندوستان ٹائمز اور نیشنل کال کے علاوہ اور بہت سے مقامی اردو اخبارات میں بھی جلسہ کا اعلان کرا دیا۔ اور ایک ہینڈبل ایک ہزار کی تعداد میں طبع کرا کر شائع کیا گیا جلسہ ۷ ½ بجے شام شروع ہوا۔ جلسہ میں فرش کے اعلیٰ انتظام کے علاوہ لاؤڈ سپیکر کا بھی خاطر خواہ انتظام تھا۔ حکیم عبدالواحد خانصاحب کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ چودہری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم سنائی۔ قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ دہلی نے چند افتتاحی کلمات میں جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کی مساعی کا مختصراً ذکر کیا۔ اس کے بعد حافظ عبدالسلام صاحب امیر جماعت احمدیہ نئی دہلی نے ضرورت مذہب پر ایک پُر معارف تقریر فرمائی جس میں ثابت کیا۔ کہ مذہب انسانی زندگی کے قیام اور روحانی ارتقاء کے لئے بطور غذا کے ہے۔ اور یہ خیال کہ مذہب سے تفرقہ و فسادات پیدا ہوتے ہیں بالکل غلط اور قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ حافظ صاحب کے بعد رشید احمد صاحب شیدا نے اپنی ایک دلکش نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد مرزا احسان الحق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام صلح کے انگریزی ترجمے سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے جو بہت سے بنگالی اور انگریز شرفاء کی دلچسپی کا باعث ہوئے۔ جن میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مشہور مضمون "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" بزبان انگریزی بکثرت تقسیم کیا گیا۔ اس کے بعد مولوی عبدالحمید صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ دہلی نے "اسلام اور رواداری" پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ بعد ازاں ماسٹر محمد حسن صاحب آسان نے "کرشن کی آمد ثانی" پر اپنے دلکش اور انوکھے انداز میں تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُن کے دعویٰ پر غور کرنے اور اس زمانے کے کرشن کو تلاش کرنے کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی۔ تقاریر کے بعد صدر جلسہ خانصاحب ابوالاثر حفیظ جالندہری نے شہنامۂ اسلام سے ایک نعت بعنوان "حب رسول" پڑھکر سنائی۔ آخر میں چودہری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ دہلی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ جلسہ ۱۰ بجے شب بخیر و خوبی ختم ہوا۔

دوران جلسہ میں اراکین مجلس حاضرین جلسہ کی برف کے ٹھنڈے پانی سے تواضع کرتے رہے۔ اور بعد جلسہ کرسیاں وغیرہ جلسہ گاہ سے دو فرلانگ کے فاصلہ پر خود اٹھا کر لے گئے۔ اس عرصہ میں دو بچے اپنے والدین سے بچھڑ گئے تھے۔ جنہیں تلاش کرکے ان تک پہنچایا گیا۔

(دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ)

گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر میں ملازمت کے خواہشمندوں کے لئے نادر موقع

فیڈرل پبلک سروس کمشن کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ اس کی زیر نگرانی مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۲ء بروز منگل گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ اور اس کے ملحقہ دفاتر میں

کلرکوں کی ان مستقل اسامیوں کے پُر کرنے کے لئے جو عرصہ یکم جون ۱۹۴۳ء تا آخر مارچ ۱۹۴۴ء میں خالی ہونگی۔ ایک مقابلہ کا امتحان ہوگا۔ اس امتحان کے لئے چند ضروری شرائط مختصراً درج ذیل کی جاتی ہیں۔ اُمید ہے۔ مستقل ملازمت کے خواہشمند اس سے ضرور فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں گے۔

۱۔ امتحان کے لئے درخواستیں کمشن مذکور کی مطبوعہ فارموں پر ہی دی جا سکتی ہیں ایسی تمام درخواستیں معہ تمام مطلوبہ سرٹیفکیٹوں وغیرہ کے ۲ر جولائی ۱۹۴۲ء یا اس سے قبل کمشن کے سکرٹری کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ (۲) امتحان کی فیس داخلہ مبلغ پندرہ روپیہ ہے۔ جو کہ درخواست کے ساتھ ہی بھیجی جاوے گی۔ (۳) امتحان کے مندرجہ ذیل مقامات سنٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ الہ آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور اور مدراس (۴) امتحان میں شامل ہونے والے امیدواروں کی تاریخ پیدائش یکم جولائی ۱۹۲۳ء سے پہلے اور ۳۰ر جون ۱۹۲۵ء سے بعد کی نہیں ہونی چاہیئے۔ (۵) امتحان میں شامل ہونے کیلئے کم از کم تعلیمی معیار میٹرک یا اس کے برابر کا کوئی امتحان ہے۔ (۶) ایسے امیدوار جنہوں نے میٹرک یا اس کے برابر کا کوئی امتحان دیا ہُوا ہو۔ مگر ابھی تک اس کا نتیجہ نہ نکلا ہو۔ یا اب کوئی امتحان دینے والے ہوں۔ وہ بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ کمیشن ان کی درخواستیں اس شرط پر منظور کر لیگی۔ کہ انہیں نتیجہ کی اطلاع متعلقہ کاغذات کے ہمراہ بعد میں یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء تک دیدی جاوے۔ (۷) ایسے امیدوار جو کہ اس وقت گورنمنٹ کی ملازمت میں ہیں۔ اگر وہ اس امتحان کی شائع شدہ شرائط پوری کر سکتے ہوں۔ تو اس امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں۔ (۸) نیز ایسے امیدوار جو کہ اسی قسم کے پچھلے امتحان منعقدہ ۴ر دسمبر ۱۹۴۱ء میں شامل ہو چکے ہوں۔ وہ بھی اگر چاہیں۔ تو پچھلے امتحان کے نتیجہ کا انتظار کئے بغیر اس امتحان کے لئے جو یکم دسمبر ۱۹۴۲ء کو ہو رہا ہے درخواست دے سکتے ہیں (۹) امتحان مندرجہ ذیل مضامین میں ہوگا

(۱) حساب ۱۰۰ نمبر وقت ایک گھنٹہ
(۲) جنرل نالج ۱۰۰ نمبر وقت ایک گھنٹہ
(۳) انگلش کمپوزیشن ۲۰۰ نمبر وقت دو گھنٹے

(۱۰) امتحان میں پاس ہونے کے بعد جگہ ملنے پر چھ ماہ کے اندر کمشن کی طرف سے منعقد کردہ ٹائپ کا امتحان بھی پاس کرنا ہوگا۔ (۱۱) گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ اور ملحقہ دفاتر میں اس وقت مندرجہ ذیل گریڈ ہیں۔

سکرٹریٹ ۱۲۰-۵-۱۴۵-۴-۱۲۵-۴-۱۰۵
۳-۶۰

ملحقہ دفاتر ۱۲۵-۳-۸۰-۲-۶۰

۱۲۔ مزید تفصیلات اور درخواست کے فارم کے واسطے سکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمشن۔ مٹکاف ہاؤس دہلی۔ (The Secretary, Federal Public Service Commission, Metcalfe House Delhi.) کو تحریر کیا جاوے۔ خاکسار محمد شریف چغتائی نئی دہلی

وی۔پی ارسال کر دیئے گئے ہیں

ہم نے حسب اعلانات سابقہ یکم جون کو وی۔پی ارسال کر دیئے ہیں۔ اب وی۔پی روکنے کے متعلق کسی اطلاع کی تعمیل نہیں ہو سکیگی۔ احباب سے گذارش ہے۔ کہ وی۔پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ جن اصحاب نے وی۔پی رکوا کر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ براہ کرم بہت جلد رقم ارسال فرما دیں۔ احباب کو معلوم ہے۔ کہ کاغذ وغیرہ کی سخت گرانی کے باعث ہمیں سخت مشکلات درپیش ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ ہماری مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے چندہ کی ادائیگی میں تساہل نہ فرمائینگے نیز اس دفعہ کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو وی۔پی واپس کر کے دفتر کے نقصان کا موجب ہو۔

خاکسار مینیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ یکم جون۔ لیبیا میں کل دشمن نے اتحادی فوجوں کی طرف سے بچھائی ہوئی بری سرنگوں کے جال میں سے شگاف کر کے دو رستے بنا لئے تاکہ آگے اٹالوی فوجوں کو سامان پہنچایا جاسکے۔ برطانی طیارے ان شگافوں پر بمباری کر رہے ہیں۔

جرمن افریقن فوج کا کمانڈر جنرل لڈنگ کروئیل برطانوی مورچوں میں گر گیا۔ اور اسے قیدی بنا لیا گیا۔ اگرچہ لیبیا میں جرمن فوجوں کو شکست نہیں دیجا سکی۔ تاہم یہ یقینی ہے کہ نائٹس برج پر برطانی مشینی دستوں کو شاندار فتح حاصل ہو چکی ہے۔ اتحادی توپیں شدت سے گولہ باری کر رہی ہیں اور ہوائی جہاز بھی پورا تعاون کر رہے ہیں۔ گذشتہ تین روز میں دشمن کی کم سے کم چار سو لاریاں تباہ کر دی گئی ہیں۔ اور برطانی ہوائی جہازوں کو بہم بھاری نقصان پہنچا ہے۔ بڑا لکیم کے محاذ پر جلتے ہوئے جرمن ٹینکوں اور لاریوں کے ڈھانچے پڑے ہیں۔ نائٹس برج کو گھمسان کی جنگ کی وجہ سے جلتا ہوا دوزخ کہا جاسکتا ہے جس میں جرمن افریقن کور پھنسی ہوئی ہے۔

میڈرڈ۔ یکم جون۔ سپین کے برطانوی سفیر نے اعلان کیا ہے کہ برطانی حکومت سپین پر حملہ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ اس قسم کی خبریں دشمن کی طرف سے جھوٹ پھیلائی جاتی ہیں۔

ٹوکیو۔ یکم جون۔ جاپانی اخبار لکھتے ہیں۔ کہ عنقریب روم میں محوری ملکوں کی ایک جنگی کانفرنس ہونے والی ہے۔ غالباً اس کانفرنس میں ان ملکوں کے بحری بیڑوں کے تعاون کی سکیم پر غور کیا جائیگا۔

چنکنگ۔ یکم جون۔ کل چکیانگ کے ساحل پر مزید چار ہزار جاپانی فوج اتری۔ کینٹن کے باہر بھی جاپانی فوجوں نے زبردست نقل وحرکت شروع کر دی ہے۔ شنوانگ کے صوبہ میں کئی ہزار جاپانی ہلاک و مجروح کر دیئے گئے ہیں۔ کینٹن ریلوے کے نواح میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ چینی فوجیں بڑی بہادری سے دشمن کا مقابلہ کر رہی ہیں۔

نیویارک۔ یکم جون۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے اہل امریکہ کے نام تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ اگر امریکہ ہمیں دس فیصدی ہتھیار دے۔ تو چینی فوج سو فیصدی نتائج دکھائیگی۔ ہماری آخری فتح یقینی ہے اور چین ہر قیمت پر مقابلہ کریگا۔

کلکتہ۔ یکم جون۔ اخبار سٹیٹسمین کے ایڈیٹر مسٹر آرتھر مور چنکنگ سے واپس آ گئے ہیں۔

دہلی۔ یکم جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانی گورنمنٹ کی اجازت اور ملک معظم کی منظوری سے برما گورنمنٹ نے ہندوستان میں اپنا مرکز قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

لنڈن۔ ۲ رجون۔ وزارت بحری نے اعلان کیا ہے کہ برطانی آبدوزوں نے بحیرہ روم میں دشمن کے مزید بارہ سو ٹن کے جہاز غرق کر دیئے علاوہ ازیں دو جہاز تارپیڈو مار کر ڈبو دیئے گئے۔

لنڈن۔ ۲ رجون۔ امریکہ کے فضائی کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ ۴۲ ہزار ہوا بازوں کو سالانہ تیار کر رہا ہے۔ امریکن دستے برطانیہ میں رائل ایر فورس کے شانہ بشانہ کام کرینگے اگرچہ ان کے ہوائی اڈے علیحدہ ہونگے۔

واشنگٹن۔ ۲ رجون۔ ڈیوک آف ونڈسر اپنی اہلیہ سمیت آج یہاں پہنچے مسٹر روزویلٹ نے ان کے ساتھ ملاقات کی۔

لنڈن۔ ۲ رجون۔ گذشتہ شب ماہ کامل کی روشنی میں قریباً پچیس جرمن طیاروں نے کنٹربری کے تاریخی شہر پر حملہ کیا۔ اور اندھا دھند بم برسائے۔ بہت سی عمارتیں جو صدیوں سے کھڑی تھیں تباہ ہو گئیں۔ ایک گرجہ بھی تودہ ء خاک میں تبدیل ہو گیا۔ بہت سے کاروباری ادارے نذر آتش ہو گئے۔ شہر کے محلوں میں مکانوں کو سخت نقصان پہنچا۔ لوگ کافی تعداد میں بے خانماں ہو چکے ہیں۔ حکومت کی طرف سے فوراً لنگر کھول دیئے گئے۔ نواحی علاقہ سے بھی اے۔ آر۔ پی کے کارکن مدد کو پہنچ گئے۔ اہل شہر نے حوصلہ مندی کا قابل تعریف مظاہرہ کیا۔

لزبن۔ ۲ رجون۔ پیرس ریڈیو نے جو نازی کنٹرول میں ہے۔ بیان کیا۔ کہ ۱۹۴۱ء کے آخری تین ماہ میں فرانس کے ۱۴ فولاد ساز کارخانوں میں تخریبی اقدامات ہوئے۔ اور جنگی سامان کو نقصان پہنچایا گیا۔ مال گاڑیوں کے ۱۸۰۰ ڈبے جن میں جرمن فوجوں کے لئے سامان جنگ جا رہا تھا۔ تباہ کر دئے گئے گولہ بارود کے تیس ذخائر اڑا دئے گئے اور ۱۸۴ گاڑیاں پٹڑی سے اتار دی گئیں۔

دہلی۔ ۲ رجون۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برما میں دشمن کے فوجی مقامات پر حملے کئے گئے۔ ماندلے پر حملہ کر کے پٹرول کو آگ لگا دی گئی۔ دریائے چنڈون پر دور دور تک اڑان کی گئی۔ بجروں اور کشتیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ تمام جہاز سلامتی سے واپس آ گئے۔

دہلی ۲ رجون۔ چینی فوجوں نے دشمن کا مقابلہ کر کے کئی مقامات پر اسے روکا اور بعض مقامات پر خود قبضہ کر لیا۔ چینی فوجیں دریائے ینگسی کے کنارے کنارے حملے کر رہی ہیں۔

لنڈن۔ ۲ رجون۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں کہا۔ جاپان کو ابھی سے معلوم ہونے لگ گیا ہے۔ کہ دکن پر اس نے جو حملہ کیا ہے۔ وہ کس قدر مشکلات سے پر ہے۔ جاپان کے ہوابازوں نے مان لیا ہے کہ اب حملوں میں پہل ان کے ہاتھ میں نہیں بلکہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔

دہلی۔ یکم جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ سندھ کے اس رقبہ میں جہاں حر گذشتہ چھ ماہ سے لوٹ مار کر رہے ہیں۔ مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ سول افسر اپنے اختیارات سے اس بدامنی کو دور نہیں کر سکے۔ فوجی کمانڈر کو اختیار دے دیا گیا ہے کہ قیام امن کے لئے جو تدابیر مناسب سمجھے اختیار کرے۔ حروں کے خلاف مقدمات کے جلد از جلد فیصلہ کے لئے سرسری عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں۔ سول گورنمنٹ پر فوجی کمانڈر کا مکمل کنٹرول ہوگا۔ جو سندھ کے ملٹری ڈسٹرکٹ کمانڈر کی ہدایات کے ماتحت کام کریگا۔

الہ آباد۔ یکم جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی نے بعض صوبوں میں اپنے مخلص معتقدین کو لکھا ہے۔ کہ اپنے اپنے ہاں ایسے والنٹیروں کی فہرستیں تیار کریں۔ جو ہر طرح کی قربانی کرنے کو تیار ہوں۔

قاہرہ۔ یکم جون۔ فلسطین کے بعض کارخانوں میں سیمنٹ کی کشتیاں تیار کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک ۲½ سو ٹن کی ہے۔ اور ایک ۵۰ ٹن کی ہے۔ مؤخر الذکر پر ۳½ ہزار پونڈ صرف ہوئے ہیں۔

لائلپور۔ یکم جون۔ گندم حاضر ۴/۷/۶ ۔ ۵۹۱ ۔ ۴/۱۰/- ۔ آٹا ۴/۱۵/- ۔ میدہ ۷/۸/- ۔ توریہ ۶/۴/۴ ۔ گڑ ۲/-/- ۔ شکر ۵/۸/- ۔ ۶/۱۲/- ۔ گھی خالص ۵۲/-/- ۔ امرتسر میں سونا ۵۰/۴/- ۔ چاندی ۸۴/-/- ۔ پونڈ ۳۷/-/-

شملہ۔ یکم جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اکالی پارٹی اور یونینسٹ پارٹی میں معاہدہ مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے رو سے پنجاب میں جھٹکہ کے استعمال پر پابندی دور کر دی جائیگی۔ ہندی و گورمکھی کی تعلیم کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ اور سردار دسوندھا سنگھ کی جگہ سردار بلدیو سنگھ کو وزیر بنایا جائے گا۔ اول الذکر کو پبلک سروس کمیشن میں جگہ دیجائیگی یہ معاہدہ صرف دوران جنگ کے لئے ہوگا۔

لنڈن۔ یکم جون۔ آسٹریلیا کے وزیر نے ایک بیان میں کہا کہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ آخر دم تک برطانیہ کا ساتھ دینگے۔ آسٹریلیا کے سامنے برطانیہ نے جو نئی تجاویز پیش کی تھیں۔ ان میں سے اکثر کو مان لیا گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ جنگ ساری دنیا کی جنگ ہے۔

چنکنگ۔ یکم جون۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے منچوریا اور چین کے اتحاد کے سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ منچوریا اور چین کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ چین کے لوگ منچوریا کے باشندوں سے علیحدہ نہیں ہیں۔

دہلی۔ یکم جون۔ چنکنگ گورنمنٹ کی دعوت پر حکومت ہند کے ایجوکیشن کمشنر وہاں گئے تھے اور اب واپس آ گئے ہیں۔ اور آپ نے ایک بیان میں چینی یونیورسٹیوں کی تعریف کی۔ اور کہا۔ کہ انہوں نے تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ملک کی اہم جنگی خدمات سر انجام دی ہیں۔ عنقریب چینی پروفیسروں کا وفد ہندوستانی یونیورسٹیوں کے طریقہ تعلیم کے مطالعہ کے لئے یہاں آئیگا۔

لاہور۔ یکم جون۔ ہفتہ وار انگریزی مسلم اخبار "دی ایسٹرن ٹائمز" کو یکم جولائی سے روزانہ کر دیا جائے گا۔ تا مسلمانان پنجاب کی دیرینہ ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔

استنبول یکم جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر اور مسولینی میں جو آخری ملاقات ہوئی۔ اس میں ہٹلر نے مسولینی کو دھمکی دی کہ اگر روس کے خلاف مزید اطالوی فوج میدان میں نہ بھیجی گئی۔ تو وہ لیبیا کے میدان سے جنرل رومیل کی فوج کو واپس بلا لیگا اور اٹلی اور لیبیا کو اس کی قسمت پر چھوڑ دے گا مسولینی اس سے دب کر رضامند ہو گیا۔

بمبئی یکم جون۔ کلکتہ اور مدراس وغیرہ کے اکثر جرائد نے اپنے حجم میں کمی اور قیمت میں اضافہ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی